سفارۃ المملکۃ العربیۃ السعودیہ اسلام آباد

○... مقالات

باوقار، پرشکوہ، توحید و سنت اور عدل کی مملکت .... سعودی عرب

تعمیر و ترقی کی زندہ جاوید مثالیں

خلیج عرب اور بحر احمر کے درمیان وسیع علاقے پر پھیلی ہوئی مملکتِ سعودی عرب ایک ممتاز، پروقار اور پرشکوہ مملکت ہے، جہاں سے اسلام کی روشنی پھوٹی اور جس نے پورے جہان کو روشن کر دیا۔ اس سرزمین سے دعوتِ توحید جاری ہوئی جو انسان کو رفعت و شرف کی ضمانت دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر -- الآیۃ ! "

(آلِ عمران، ۱۱۰)

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کی بھلائی کے لئے بنائے گئے ہو۔ تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو"۔

اس میں مسلمانوں کا قبلہ اور دلوں کی ٹھنڈک یعنی بیت اللہ الحرام، مدینۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، آپؐ کی مسجد اور روضہ شریف ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ دعاگو ہیں کہ ہمارے ملک کو مسلمانوں کے لئے روشنی کے مینار اور بھلائی و بخشش کے سرچشمے کے طور پر باقی رکھے اور خادمِ حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آلِ سعود کی قیادت میں ہماری حکومت کی حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے اور انہیں صحت و عافیت عطا فرمائے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آلِ سعود کو جنہوں نے ایک ایسی مملکت' سعودی عرب کی بناء ڈالی' جس کا دستور کتاب و سنتِ مطہرہ ہے' اور اس کے قیام سے ہم عدل و مساوات اور استقرار و عافیت سے بہرہ مند ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اس ملک کے پھیلے ہوئے مختلف اجزاء کو متحد کیا' نفاذِ شریعت کے ذریعہ اس کے طول و عرض میں انصاف پھیلایا۔ جس سے حجاج کے قافلوں کو امن و سلامتی ملی۔ ہم ان کے لئے مغفرت و رحمت کی دعا مانگتے ہیں اور اپنی قیادتِ رشیدہ کے لئے ولاء و اطاعت کا عہد کرتے ہیں۔

اس پروقار' ممتاز مملکت کی بنیاد شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ۵ شوال ۱۳۱۹ھ بمطابق ۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء کو اپنے آباؤ اجداد کے دارالحکومت ریاض کو فتح کر کے رکھی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ کے مجاہد' اس پر توکل کرنے والے اور شجاعت' عزمِ راسخ' بلند اخلاق' بردباری و احتیاط اور حکمتِ بالغہ ایسی صفات سے مزین تھے۔ وہ دین کے محافظ' ظلم و ستم کو روکنے والے' راہوں کو پرامن بنانے والے' بکھرے ہوؤں کو جوڑنے والے' رعایا کو ملانے والے اور انتہائی سخی تھے۔ انہوں نے ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ھ بمطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء کو مملکت سعودی عرب کے قیام کا اعلان کیا۔

انہوں نے ایک موقع پر فرمایا:

عدل و انصاف کا دروازہ سب لوگوں کے لئے برابر کھلا ہوا ہے۔ میرے سامنے چھوٹے بڑے تمام لوگ برابر ہیں' یہاں تک کہ حق اپنے مقام تک پہنچ جائے۔ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ "شاہینِ جزیرہ" کے لقب سے مشہور تھے۔ اور معاصر عربی اسلامی اور بین الاقوامی تاریخ کے ایک عبقری اور بیمثال قائد تھے۔ انہوں نے کتاب و سنت' انصاف اور شوریٰ پر مملکتِ سعودی عرب کی بنیادیں رکھیں اور اسے شاندار زندگی' تہذیب و تمدن اور ترقی و استقرار کے اسباب مہیا کئے۔ یقیناً وہ ایک عظیم تاریخی شخصیت تھے۔

انہوں نے انتہائی مشکل عالمی اور علاقائی حالات میں ایک ایسی پروقار اور پرامن مملکت کی بنیاد رکھی' جب بین الاقوامی جھگڑے انتہائی شدید نوعیت کے تھے۔ ان کی زندگی اور حالات کے بارے میں محققین و مورخین نے مختلف زبانوں میں کتب اور مقالات لکھے۔ ان میں سے بعض نے شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ سے ملاقات بھی کی اور مختلف واقعات کا مشاہدہ کیا۔ اس طرح ان کی روشن و درخشاں تاریخی جدوجہد زمان و مکان کے محققین کی دلچسپی کا مرکز بن گئی۔

مملکتِ سعودی عرب نے سیاسی' عسکری' تعلیمی' اقتصادی' معاشرتی سمیت زندگی کے تمام

پہلوؤں میں اپنی تہذیبی و ترقیاتی پیش رفت امن و امان اور سیاسی استقرار کی فضا میں جاری رکھی ہے۔ اور اقتصادی ذرائع و وسائل کو مزید تہذیبی ترقی' نیز اپنے دین پر فخر کرنے والے مسلمان سعودی ہم وطنوں کے معیار کو بلند کرنے کے لئے استعمال کیا ہے۔ سعودی مملکت نے عصرِ جدید کی سہولیات اور وسائل سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ معاشرے کے افراد کے درمیان اخوت و تعاون کے رابطوں کو پروان چڑھایا ہے' بھرپور جامع ترقیاتی پروگراموں کے ذریعے معاشرے کے افراد کے لئے خیر و بھلائی کو پھیلایا ہے اور سیاسی و اقتصادی میدان میں قابلِ قدر مقام حاصل کیا ہے۔ علاوہ ازیں مملکتِ سعودی عرب نے عالمی سطح پر مسلمانوں کے مسائل کی حمایت کی ہے' ان کی کھلے دل سے مدد کی ہے اور ہمیشہ اپنے قول کو عمل سے ثابت کیا ہے۔ مملکتِ سعودی عرب ان ممالک میں سرِفہرست ہے جو انسانیت کے امدادی اور ترقیاتی پروگراموں' نیز اسلامی و بین الاقوامی تنظیموں کو امداد فراہم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مملکتِ سعودی عرب نے ترقیاتی میدان میں بیش بہا کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ سعودی عرب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کی حمایت کرتا ہے' دعوتِ توحید کا داعی ہے اور حرمین شریفین کے علاوہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مقدس مقامات کی توسیع' ان کے انتظام و انصرام کو بے انتہا اہمیت دیتا ہے۔

سعودی عرب میں آنے والے لوگ' چاہے وہ حج اور عمرے کے لئے آئے ہوں' چاہے تجارت کے لئے' وہ ہماری تہذیبی ترقی کو بخوبی محسوس کرتے ہیں اور ہر زیارت کے موقع پر دیکھتے ہیں کہ تعمیر و ترقی کا عمل مسلسل جاری و ساری ہے۔ خادمِ حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ کے نزدیک بطورِ خاص اہمیت اس امر کو حاصل ہے کہ بنیادی خدمات کے منصوبے پورے کئے جائیں۔ چنانچہ شہروں اور دیہاتوں کو ترقی دینا' ملک میں سڑکوں' پلوں اور سرنگوں کا جال بچھانا' مواصلات کی سہولتیں بہم پہنچانا' پانی کو میٹھا کرنے کے پلانٹ نصب کرنا' سائنسی اداروں کی ترقی و ترویج' بنیادی غذائی ضروریات کے لئے امداد فراہم کرنا' صنعتی و زرعی ترقی کے لئے بینک قائم کرنا' ہم وطنوں کو قرضے فراہم کرنا' بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کی توسیع' ایک مدرسہ یومیہ کے حساب سے دینی مدارس کا قیام' یونیورسٹیوں میں جدید ترین سسٹم قائم کرنا' نظامِ حکومت اور کابینہ کے نظام کا قیام' مجلسِ شوریٰ کے ارکان کی نامزدگی اور مجلس کے لئے بنیادی قوانین کا انتخاب کرنا ان کی ترجیحات میں سے ہے۔

علاوہ ازیں بطورِ خاص' اور بڑی مسرت سے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ خادمِ حرمین شریفین شاہ

فہد بن عبد العزیز حفظہ اللہ ترقیاتی پروگراموں کو بلا توقف جاری رکھنے کا بہت اہتمام کرتے ہیں' تاکہ قومی اقتصاد صحیح سمت میں گامزن رہے اور وہ صرف پٹرول کے وسائل پر مکمل بھروسہ کرنے کی بجائے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ چنانچہ سعودی عرب نے پرائیویٹ سیکٹر کو خصوصی تعاون فراہم کیا ہے' جس کے نتیجے میں پٹرول کے علاوہ پیداواری حلقوں کی ترقیاتی شرح میں' نیز بینکوں میں موجود پرائیویٹ سیکٹر کے سرپلس میں قابلِ قدر اضافہ ہوا ہے۔ مثال کے طور پر صنعتی میدان میں انتہائی قلیل مدت کے دوران کارخانوں کی تعداد ۱۳۹۵ھ میں ۳۵۰ سے بڑھ کر ۱۴۱۴ھ میں ۲۲۳۴ ہو گئی' اور قومی کارخانوں کی **انویسٹمنٹ** بڑھ کر ۱۰۱ بلین ریال تک پہنچ گئی' جس کے نتیجے میں مقامی بازار کی ضروریات پوری ہو گئیں۔ ان کارخانوں کی فروخت شدہ اشیاء کی سالانہ قیمت ۵۰ بلین ریال ہے' جبکہ ان کی برآمدہ شدہ اشیاء میں اضافہ اور بین الاقوامی منڈی میں شرکت اس کے علاوہ ہے۔ سعودی عرب کی برآمدات (۱۱) بلین ریال سے زیادہ کی ہیں' اور کسی سعودی کے لئے یہ انتہائی خوشی اور مسرت کا مقام ہوتا ہے جب وہ بیرونِ ملک کسی چیز پر ''سعودی عرب میں تیارہ شدہ'' لکھا ہوا دیکھتا ہے۔

اگر ہم سعودی اقتصادی قوت پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کے بنکوں میں ڈپازٹس ۲۲۵ بلین ریال سے متجاوز ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ سعودی عرب میں ۱۲۰۰ سے زیادہ کارخانوں نے اپنے ۹۵ فیصد قرضے ادا کر دیئے ہیں اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور پھر سعودی قیادت کی دانشمندانہ پالیسی کا نتیجہ ہے۔ خادمِ حرمین شریفین حفظہ اللہ اس حکمتِ عملی اور اہداف و مقاصد کے مطابق ترقیاتی پروگراموں کو جاری رکھنے اور ان کو پورا کرنے پر بہت زور دیتے ہیں' تاکہ دینی تعلیمات کی حدود میں رہتے ہوئے ثقافتی اور تہذیبی ترقی کا حصول عمل میں آسکے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ شریعت کی ترویج' نیز دین و وطن کا دفاع کیا جا سکے اور پورے ملک میں امن و سلامتی اور استقرار کا دور دورہ ہو۔ اس بارے میں وزارتِ تجارت نے پرائیویٹ سیکٹر کی گذشتہ پچیس سالوں کی قابلِ قدر کوششوں کو سراہا ہے' کیونکہ ان کے نتائج سب کے سامنے ہیں۔ اس سلسلہ میں چیمبرز آف کامرس کا تعاون بھی شامل ہے۔

اس کے علاوہ صنعتی و زرعی ترقی اور معدنی وسائل و ذخائر کے حصول' ان کی تلاش اور ان سے استفادہ کرنے کے لئے حکومت کی پالیسی کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے' جس کو گذشتہ ترقیاتی اسکیموں میں پورا کیا گیا ہے۔ سعودی وزارتوں کی سالانہ رپورٹیں بتاتی ہیں کہ حکومت نے خدمتِ

وطن اور ہم وطنوں کی فلاح و بہبود' نیز اقتصادی ترقی میں بیش بہا کامیابی حاصل کی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ خلیج تعاون کونسل کے رکن ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کو بھی فروغ دیا گیا ہے۔

سعودی عرب کی ترقی کے اس تاریخی دور میں بخشش و عطاء کا وہ سفر بھی جاری ہے' جس کا آغاز اس کے بانی شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے کیا تھا۔ اس کو ان کے بیٹوں نے خادمِ حرمین شریفین کے داخلی' خلیجی' اسلامی' عربی اور بین الاقوامی سطح پر متعین کیۓ ہوۓ اہداف و مقاصد کی روشنی میں جاری رکھا ہوا ہے۔

خادمِ حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کے عہد کی واضح خصوصیات میں سے ایک خصوصیت مقدس مقامات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ' بالخصوص حرمین شریفین کے امور میں خصوصی دلچسپی لینا ہے اور جس کا اجر صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے۔ انہوں نے اس غرض کے لئے مملکت کے تمام مادی اور بشری وسائل کو استعمال کیا ہے' تاکہ دونوں مقدس شہروں کی ترقی اور حرمین شریفین کی توسیع ہو سکے۔ خادمِ حرمین شریفین کے پراجیکٹ کے نتیجے میں حرمِ مکی شریف کی توسیع کی گئی ہے' گراؤنڈ فلور کو ایئر کنڈیشنڈ بنایا گیا ہے' زم زم کے پانی کو ٹھنڈا کیا گیا اور وسیع پیمانے پر اس کی فراہمی کی گئی ہے۔ حرم شریف کی تزئین کی گئی ہے' مسجد کی چھت کو ٹھیک کر کے نماز کے قابل بنایا گیا ہے' برقی سیڑھیاں لگائی گئیں ہیں اور مسجد کے رقبے میں اضافہ کیا گیا ہے' تاکہ مزید نمازیوں کے لئے گنجائش پیدا ہو سکے۔ جبکہ مسجدِ نبوی شریف کے سلسلے میں خادمِ حرمین شریفین کے پراجیکٹ میں مسجد کے رقبے میں ۹ گناہ توسیع' چھ میناروں اور ۱۶ دروازوں کی تعمیر' برقی قوت سے حرکت کرتی ہوئی چھت کی تعمیر اور مسجد کی آرائش و تزئین شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے خادمِ حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے دونوں مقدس شہروں کے تقدس کی حفاظت کا بطورِ خاص خیال رکھا ہے۔ بانی مملکت شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نے سعودی عرب کا جو بنیادی نظام وضع کیا تھا' اس کو ان کے بیٹوں نے انتہائی خوش اسلوبی سے جاری رکھا ہوا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ خادمِ حرمین شریفین شاہ فہد عبدالعزیز نے اپنی سیاسی مہارت اور دانش مندی سے ملک کی ایسی داخلی اور بین الاقوامی پالیسی بنائی ہے' جس میں دعوتِ توحید کا بطورِ خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں وزیر خارجہ ھزایکسی لینسی سعود الفیصل کے سرگرم کردار کا ذکر کرنا ضروری ہے' جس کے نتیجے میں یہ پالیسی انتہائی کامیاب ثابت ہوئی۔ عالمی سطح پر بدلتے ہوۓ سیاسی اور اقتصادی حالات' عالمی طاقتوں کے توازن میں کمی بیشی' عالمی مصلحتوں

میں تبدیلی اور نئے عالمی نظام کے پس منظر میں اس پالیسی نے اپنا ایک منفرد مقام حاصل کیا ہے۔

پاک سعودی باہمی تعلقات کے حوالے سے مملکتِ سعودی عرب نے برادر ملک پاکستان کے ساتھ اپنے بیش بہا روابط ان مضبوط اسلامی اصولوں پر قائم کئے ہیں جو ان کے تعلقات کو بہتر بناتے اور ان کے خیالات میں مطابقت پیدا کرتے ہیں' ان تعلقات کے دوران بیشمار مثبت موڑ آتے ہیں اور دونوں ملکوں کی قیادت نے سیاسی' اقتصادی اور فنی میدانوں میں ایک دوسرے کے ساتھ بھرپور تعاون کیا ہے۔

اس کے نتیجے میں اسلامی اخوت کے روابط زیادہ مستحکم ہوئے اور دونوں ملکوں کے عوام میں قرب مزید بڑھا ہے۔ مختلف مواقع پر دونوں کے درمیان رسمی دورے کئے گئے اور دونوں ملکوں کے تعلقات مثالی بن گئے۔ دونوں نے سرگرمی کے ساتھ جہادِ افغانستان کے دوران افغانی مسئلہ اور افغانی قوم کی حمایت و نصرت میں مشترکہ موقف اختیار کیا' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجاہدین کابل میں داخل ہو گئے۔ دونوں ملکوں نے اس بارے میں سیاسی اور مادی امداد فراہم کی اور دونوں کے درمیان یہ تعاون اب بھی جاری ہے' تاکہ افغان قائدین کے باہمی جھگڑوں کو ختم کیا جا سکے۔ اسی طرح مسئلہ کشمیر کے بارے میں بھی دونوں ملکوں کا موقف مشترک ہے۔ دونوں کی کوششوں کا مقصد کشمیری عوام کو ان کے حقوق' بالخصوص حقِ خود ارادیت دینا اور اس سلسلے میں اقوامِ متحدہ کی قرار دادوں پر عمل در آمد کرانا ہے۔ دونوں برادر ملکوں کے درمیان یہ تعلقات مزید گہرے ہوتے جا رہے ہیں اور برِ صغیر اور پڑوسی ممالک میں ہونے والے سیاسی واقعات ان پر اثر انداز نہیں ہوئے۔ دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کو مضبوط بنانے میں سعودی عرب کے اسلامی' اقتصادی اور تعلیمی حلقوں' نیز قرض فراہم کرنے والے ترقیاتی فنڈز وغیرہ نے بھی بھرپور کردار ادا کیا ہے' جس میں پاکستان سعودی جوائنٹ کمیشن بھی شامل ہے۔ سعودی عرب ڈویلپمنٹ فنڈ نے پاور ہاؤس سکیم ڈیم بنانے' ہائی ویز بنانے اور آب پاشی و نکاس کے منصوبوں کے لئے پاکستان کو جو قرضے فراہم کئے ہیں' ان کی مقدار ۹۰ر۹۱ر۴۱۶۲ر۹۰۵ ریال ہے۔ اس کے علاوہ سعودی پرائیویٹ سیکٹر نے ایک پاور سٹیشن جو حب کے نام سے مشہور ہے' کے منصوبے کے لئے ایک ہزار ملین ڈالر کی امداد دی ہے۔

مملکتِ سعودی عرب کے جمہوریہ مالدیپ کے ساتھ بھی قریبی تعلقات ہیں اور دونوں ملکوں کے درمیان مشترکہ تعاون جاری ہے۔ باہمی دلچسپی والے مختلف امور کے بارے میں دونوں کا نقطہ

نظر ایک جیسا ہے اور دونوں ہی اسلامی روح کے مطابق ان برادرانہ تعلقات کو مزید بہتر بنانے کے لئے پر عزم ہیں۔

اخوت و مودت اور پڑسیوں کے حقوق کے حوالے سے سعودی عرب کے اصول و ضوابط بالکل واضح ہیں۔ چنانچہ برادر ملک کویت پر عراق کے ظالمانہ حملے کے بارے میں مملکتِ سعودی عرب کا موقف قابلِ صد تحسین ہے، جبکہ کویت کی آزادی کے سلسلے میں بھی خادمِ حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کا قائدانہ اور حکیمانہ کردار ناقابلِ فراموش ہے۔

اس سلسلے میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے سرکاری موقف کی بھی تعریف ضروری ہے، جس میں کویت پر غاصبانہ قبضے کی مخالفت اور مختلف ممالک کی مشترکہ فوج میں شمولیت شامل ہے۔

سعودی عرب کے قیام کو اب تک ۶۴ سال بیت چکے ہیں، اور اس دوران ہر ہم وطن نے اپنی حکیمانہ قیادت کے ساتھ ولاء و اطاعت کا عہد نبھایا ہے۔ ان میں سرِفہرست خادمِ حرمین شریفین فہد بن عبدالعزیز آلِ سعود، ان کے ولی عہد نائب وزیر اعظم اور نیشنل گارڈ کے سربراہ ہز رائل ہائی نس عبداللہ بن عبدالعزیز آلِ سعود اور نائب وزیر اعظم دوم وزیر دفاع اور انسپکٹر جنرل ہز رائل ہائی نس سلطان بن عبدالعزیز حفظھم اللہ ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس مملکت کی حفاظت کے انتظامات اور دعوتِ توحید کی تبلیغ میں اس کی کوششوں کو مزید تیز کیا جائے۔ واللہ الموفق، آمین!

جامعۃ البنات اہلحدیث کھوکھر کی گوجرانوالہ میں

تین روزہ دینی، اصلاحی، تبلیغی

اجتماع خواتین

مورخہ ۵-۶-۷ نومبر، بروز ہفتہ، اتوار، سوموار

منعقد ہو رہا ہے، جس میں ملک بھر سے عالمہ فاضلہ

معلمات خطاب فرمائیں گی!

خواتین سے شرکت کی پر زور اپیل ہے!

موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں.... شکریہ!

(ناظمہ جامعہ ہذا)